کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں،

میرا یوٹیوب پر ایک چینل ہے اسلامک اسٹوڈیو کے نام سے کیا میں اس چینل پر قرات، بیانات اپلوڈ کر کے اس سے پیسے کما سکتا ہوں۔ کیا میری یوٹیوب کی کمائی جائز ہوگی؟

یوٹیوب کی کمائی کا کیا حکم ہے؟، اگر حلال نہیں ہے تو کچھ اہل علم کے بھی باقاعدہ چینلز ہے جن پر مختلف ایڈ لگتے ہیں، میں خود میڈیا پر ہوں اور اس پر مطمئن نہیں ہوں، کیوں کہ اس میں فحش مواد پر مشتمل ایڈ ہوتے ہیں، بات عورت سے شروع ہوتی ہے اور اسی پر ختم ہوتی ہے، اور سارا دن اس پر ڈرامے وغیرہ چلتے ہیں، آپ راہ نمائی فرمائیں۔

کیا یوٹیوب پر چینل بنانا اور کمانا حلال ہے؟ میں بچوں کے کھلونوں کے لیے چینل بنانا چاہتا ہوں، میری ویڈیوز میں انسان یا جانوروں کی کوئی تصویر، ویڈیو یا موسیقی نہیں ہوگی۔ یوٹیوب، ویڈیوز پر مختلف اشتہارات چلاتا ہے اور ہمیں کچھ فائدہ دیتا ہے، لیکن اشتہاروں میں انسانوں یا جانوروں کی تصاویر، ویڈیوز اور موسیقی ہو سکتی ہے

1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ یوٹیوب پر چینل بنا کر شرعی منکرات سے بچتے ہوئے تلاوت قرآن، دینی بیانات، نظمیں اور دیگر نیک مقاصد پر مشتمل جیسے بچوں کے لیے دینی، سبق آموز اور معلوماتی ویڈیوز بنا کر اپلوڈ کرنا جائز ہے البتہ ان ویڈیوز پر یوٹیوب کی طرف سے لگنے والے اشتہارات سے کمائی کا جواز چند شرائط پر موقوف ہے:

1) اشتہار میں کسی غیر شرعی اور ناجائز امر کی ترویج نہ کی گئی ہو

2) اشتہار میں موسیقی نہ ہو

3) بے پردہ عورتیں اس میں نہ ہوں

لیکن مشاہدہ اور تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ویڈیو بنانے والے کو اس بات کا اختیار نہیں ہوتا کہ وہ اپنی مرضی کا اشتہار چلانے پر یوٹیوب کو پابند کرے، اور عموماً جو اشتہارات یوٹیوب کی طرف سے لگائے جاتے ہیں ان میں مندرجہ بالا شرائط کا خیال نہیں رکھا جاتا اور اکثر اوقات غیر شرعی چیزوں پر مشتمل ہوتے ہیں، نیز جس ملک میں وہ ویڈیو دیکھی جاتی ہے وہاں پر رائج چیزوں کے اشتہارات بھی چلتے ہیں جن میں مندرجہ بالا امور کی پاسداری تقریباً ناممکن ہوتی ہے، اس لیے یوٹیوب کے اشتہارات سے ہونے والی کمائی سے اجتناب ضروری ہے۔ (مستفاد از تبویب بالتصرف ۳۹۰۱۶۶۲)

فی احکام القرآن للجصاص:

ولا [redacted] الخ (سورہ

في احكام القرآن للجصاص:

ولا تعاونوا على الاثم والعدوان، نهي عن معاونة غيرنا على معاصي الخ (سورة مائدة ج نمبر ٣ ص نمبر ٢٩٦دار احياء التراث)

وفي الدر المختار:

قال ابن مسعود: صوت اللهو و الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات. قلت: و في البزازية: استماع صوت الملاهي كضرب قصب و نحوه حرام لقوله عليه الصلاة و السلام: استماع الملاهي معصية، و الجلوس عليها فسق، و التلذذ بها كفر، أي بالنعمة". (٦/ ٣٤٨-٣٤٩، ايچ ايم سعيد)

وفي الفقه البيوع:

ولكن معظم استعمال التلفزيون في عصرنا في برامج لاتخلو من محظور شرعي ، وعامة المشترين يشترونه لهذه الأغراض المحظورة من مشاهدة الأفلام والبرامج الممنوعة ، وإن كان هناك من لا يقصد به ذلك . فبما أن استعماله في مباح ممكن ، فلا نحكم بالكراهة التحريمية في بيعه مطلقاً ، إلا إذا تعين بيعه لمحظور ،

Scanned with CamScanner

ولكن نظراً إلى معظم استعماله لا يخلو من كراهة تنزيهية . وعلى هذا ، فينبغي أن يتحوط المسلم في اتخاذ تجارته مهنة له في الحالة الراهنة ، إلا إذا هيأ الله سبحانه جواً يتمخض أو يكثر فيه استعماله المباح (١.٣٢٥) والله سبحانه وتعالى اعلم

بندہ محمد عبداللہ عثمانی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۷/جمادی الاولیٰ/۱۴۴۴

۱۰/دسمبر/۲۰۲۲

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۸/جمادی الاولیٰ/۱۴۴۴

۱۱/دسمبر/۲۰۲۲

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

Scanned with CamScanner